

باہ: تو بھی تو بھی عاصم؟ (ہنس کر) جیسے مجھے پتہ نہ تھا۔

عاصم: میں جلدی تجھے اپنے پاس بلا لوں گا اب۔ درلاصل میں مگرینہ اور فیروز بھائی کی طرح نہیں جانا چاہتا۔ بن بتائے نہ جانے کہاں ہیں دونوں۔ (وقفہ) ابامیں کویت جا رہا ہوں۔ میں تجھے دیسی جدائی نہیں دینا چاہتا۔

باپ: (پاس آتا ہے اور اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے چھو کر کہتا ہے) میں نے اندر ہے پن کی کبھی شکایت نہیں کی عاصم لیکن تیری ماں کہا کرتی تھی کہ توبہت خوبصورت ہے میرے دل میں تجھے دیکھنے کی حضرت ہی رہی بیٹا۔ اور ابھی تو میں نے تجھے دیکھا بھی نہیں۔ اور تو چل دیا عاصم۔ میرے دل میں پہلی بار شکایت جاگ آئی ہے۔

عاصم: میرا سب انتظام ہو گیا ہے کرانے کا۔ پاسپورٹ کا۔
باپ: (داپس آکر بیٹھتا ہے یکدم آواز میں قدرے سختی آتی ہے۔) تجھے کویت کا کرایہ کہاں سے ملا۔ (عاصم چپ رہتا ہے) عاصم؟ چلا گیا؟

عاصم: نہیں ابا۔ میں تیری دعاوں کے ساتھ جاؤں گا۔
باپ: یہ تو نے کرایہ کہاں سے لیا عاصم۔ تو چپ کیوں ہے۔

عاصم: مجھے چپ رہنے دے ابا۔ یا پھر خود چپ رہنے کا وعدہ کر۔
باپ: بتا کرایہ کہاں سے لیا؟

عاصم: میں نے آپا کا زیور چرایا ہے میں نے..... اسے چوری چوری فروخت کیا ہے رقم اکٹھی کی ہے ابا۔

باپ: تو نے اچھا نہیں کیا عاصم۔ اچھا نہیں کیا تو نے وہ تو پہلے یہاں منگتوں کی طرح رہتی ہے بیٹا۔

عاصم: (پاس آکر) ہو سکے تو آخری بار میرے سر پر پیار دے ابا۔ اچھا لیا برانہ سوچتے رہنا۔ دعا کرنا میرا راستہ کھوٹا نہ ہو۔ کہیں سے تھوڑی سی دولت مل جائے ابا تھوڑی سی عزت۔ پھر میں تجھے اپنے پاس بلا لوں گا۔ میں زیادہ عزت زیادہ۔ (باپ کا ماتھا چوٹ مٹا ہے۔) دولت نہیں چاہتا۔ بس سانس لینے جوگی عزت ابا۔

ابا: اگر میں اندر ہانہ ہو تا عاصم تو تجھے آخری بار دیکھ لیتا۔

عاصم: یہ آخری بار نہیں ہے اباد میں تجھے کو یہت بلاوں گا اپنے پاس۔

باپ: خدا حافظ۔ چلا جا ب۔ چلا جا۔ ورنہ راشدہ آجائے گی۔ اور پھر میں جھوٹ نہیں بول سکوں گا جا چلا جا۔

(عاصم جاتا ہے۔ باپ آواز دیتا ہے۔)

ابا: عاصم۔

عاصم: (واپس سکر) جی ابا۔

(باپ اپنے کندھوں پر سے سیاہ چادر اتار کر عاصم کو ٹوٹاتا ہوا سے یہ سیاہ چادر پہناتا ہے۔)

ابا: میرے پاس تجھے دینے کے لیے کچھ نہیں ہے بیٹے۔

عاصم: تیری دعائیں ہیں ابا۔ تو یہ رہنے دے۔

ابا: دیکھ عاصم۔ تجھے پچ بھی کی قسم۔ کبھی جھوٹ نہ بولنا بیٹے۔ تجھے کالی کملی والے کی قسم عاصم

(کیمرہ عاصم کے کندھوں پر سیاہ چادر پر نکار ہتا ہے۔)

سین 14 ان ڈور دن

(سکندر اپنے کمرے میں ٹکٹے کو کان سے لگا کر سنتا ہے۔)

سکٹ

سین 15 ان ڈور دن

(افخار کار میں سکندر کے گھر میں پورچ میں آتا ہے۔ کار کا دروازہ کھول کر اندر جاتا ہے۔)

سکٹ

سین 15 ان ڈور دن

(سکندر کے کمرے میں افخار آتا ہے۔)

افخار: معاف کرنا سکندر میں نے سوڈیو میں تمہارا بہت انتظار کیا بالآخر مجھے خود آنا پڑا۔ یہ ہے تو بد تیزی پر مجبوری ہے۔

سکندر: بیٹھئے۔

افخار: معاف کرنا سکندر۔ میں جس سلسلے میں حاضر ہوا ہوں۔

سکندر: تم چاہتے ہو کہ میں ستارہ کو طلاق دے دوں۔

افخار: تمہارے لیے اس کا کوئی مصرف نہیں ہے اور..... اور میں اسے ہر قیمت پر زندہ رکھنا چاہتا ہوں۔

سکندر: اگر ایک بار اسے دوبارہ Attack ہو گیا تو وہ بچ نہیں سکتی۔ یہ اس کی زندگی کا سوال ہے اسے کسی قسم کی امید چاہیے۔ سینڈ ہینڈ ہی کیوں نہ ہو۔

سکندر: تم بہت چالاک آدمی ہو۔

افخار: ہو سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں انسان تھہ در تھہ بہت کچھ ہوتا ہے۔ اس کے ہر

پرست کا نیارنگ ہوتا ہے اور کئی بار Spectrum کے رنگوں کی طرح وہ ایک

کرن سے نکلتا ہے اور سات رنگوں پر محیط ہو جاتا ہے۔

سکندر: تم اتنے تعلیم یافتہ ہو افخار پھر تم نے فلم لائے کیوں اختیار کی؟

افخار: یاد مرے تم بھی بنیادی طور پر وکیل ہو۔ ان باтол کا وقت نہیں ہے اب۔

سکندر: اچھا تو تمہیں طلاق چاہیے کیوں؟ کس لیے؟

افخار: اس لیے کہ میں ستارہ کو مزید سکینڈل سے بچاسکوں۔ بظاہر وہ بہادر عورت ہے

لیکن اندر سے بہت کھوکھلی ہے اگر..... شاید وہ شادی کے بغیر زیادہ دن بے منزل

نہ رہ سکے۔

سکندر: اور اگر میں طلاق دینے سے انکار کر دوں۔

افخار: طلاق تو تمہارا بابا پ بھی دے گا سکندر۔

سکندر: اور اگر بالفرض میں طلاق دینے کی قیمت مانگوں تو پھر..... کوئی شرط مقرر کروں

تو؟

افخار: اگر شرط ماننے کے قابل ہوئی تو بخوبی مان لوں گا میں ازیل آدمی نہیں ہوں۔
شرط کو ٹکنچہ نہیں بناؤ گے تو تمہیک ہے۔

سکندر: (خختی کے ساتھ) افخار میری ایک شرط ہے صرف ایک۔

افخار: ارشاد؟

سکندر: ستارہ بیک گراونڈ سنگنگ چھوڑ دے آج کے بعد وہ کسی سٹوڈیو میں قدم نہیں دھرے گی۔

افخار: کیوں آخر کیوں؟ But why اس لیے کہ اس کی آواز تمہیں تمہارے چھوٹے پن کا احساس دلاتی ہے۔ اس لیے کہ اس کی آواز تمہیں تمہارے کمینے پن کا آئینہ دکھاتی ہے تمہنہ صرف گھنیا آدمی ہو بلکہ بلکہ..... دوسروں کو بھی ذلیل بنا دیتے ہو اپنے عکس سے۔

سکندر: Let me not go in to lousy words تمہیں اس سے محبت ہے۔
بتاو۔ تم یہ شادی کیوں کر رہے ہو؟

افخار: جیسی محبت تم سمجھتے ہو نہیں۔ لیکن اگر وہ بے ہمارا ہی تو توث جائے گی۔ میں اسے اس کے انعام سے بچانا چاہتا ہوں۔

سکندر: اس کو بچانے کے لیے یہ چھوٹی سی شرط ہے میں چاہتا ہوں وہ گانا بند کر دے۔ میں اس کی Competition برداشت نہیں کر سکتا۔

افخار: سکندر طلاق تم سے لینا کچھ مشکل کام نہیں ہے اور بالفرض مشکل کام بھی ہو تو خدا کی قسم میں سولا کھد ففعہ ایسی طلاق پر لعنت بھیجا ہوں۔ میری شادی اس سے ہو یانہ ہو۔ اسے طلاق ملنے ملے۔ لیکن وہ گائے گی۔ تم کوئی کی آواز پر پابندی لگانے والے کون ہوتے ہو۔ وہ گانے کے لیے پیدا ہوئی ہے باقی سب فروعی ہے۔

سکندر: تم اس سے محبت کرتے ہو..... (قہقهہ) میں جانتا ہوں۔ دیکھ لو۔ طلاق مل سکتی ہے ابھی اسی وقت۔ تم اس سے شادی کر سکتے ہو۔ کل، آج شام۔

افخار: (چباچبا کر) سکندر ہم دونوں میں سے اچھالیا براؤ کون ہے؟

سندر:

(تھے) الحق طلاق لو۔ اور جاؤ۔ رنگ رلیاں مناؤ۔

افتخار:

ہاں اس جہاں میں سب اچھے ہیں اور بھی برے ہیں۔ کچھ پر بادل کا سایہ زیادہ دیر تک رہتا ہے۔ کچھ سورج کی طرح زیادہ مدت سے چمکتے رہتے ہیں۔ انسان صرف حدت سے پچانا جاتا ہے۔ سکندر، جو زیادہ مدت نیک رہتے ہیں۔ نیک کہلاتے ہیں۔ تم تمہاری مشکل یہ ہے کہ تم انسان نہیں گر کٹ ہو تمہاری نہ اچھائی کو قیام ہے نہ برائی کو خدا حافظ۔

(جاتا ہے۔)

سکندر:

سن لے ایکثر کے بچے! (افتخار کتا ہے) تو بھی سن لے۔ تو نے بھی اپنی محبت کی شعاعون کو اتنا پھیلار کھا ہے کہ ان میں حدت نہیں رہی تو محبت سے بھرا ہوا ضرور ہے لیکن عشق سے خالی ہے۔ جب عشق نہ ہو تو آدمی بے سمت مرتا ہے۔ بھنوں میں پھر کی طرح۔ بھنوں کا شور تو ہوتا ہے لیکن پھر کی آواز نہیں آتی۔

افتخار: شکریہ۔ لیکن وہ گائے گی اور کچھ ہونہ ہو میں تمہاری طرح بت شکن نہیں ہوں۔

کٹ

سین 16 ان ڈور دن

(ٹیلی ویژن کے سیٹ پر اناؤنسر کہتی ہے۔)

اناؤنسر: ابھی آپ خبریں سن رہے تھے۔ اب آپ ملک کی ماہی ناز گلوکارہ سے اپنی پند کا گیت سنئے۔ انڈسٹری میں واپسی پر یہ ان کا پہلا گیت ہے ٹیلی ویژن کے لیے۔ سنئے۔

کٹ

سین 17 ان ڈور دن

(یہاں سے ہم ٹیلی ویژن کے سوڈیو میں آتے ہیں۔ یہاں ستارہ تخت پر بیٹھی ہے۔ خاص

ٹیلی دیش کے انداز کا سیٹ لگائیے یہ سُنْ شو قسم کی چیز ہے سامنے سامنے سامنے کا انبوہ ہے۔۔۔۔۔
ستارہ گاتی ہے۔

یہ ساز نہیں
آواز نہیں

یہ مُن دنیا کا جھالا ہے
اس کا ہر روپ نرالا ہے

کٹ

سین 18 ان ڈور (دیہاتی آنگن) دن

(ابھی تاں بورہ لیکر بیٹھے ہیں اور انترہ اٹھاتے ہیں۔)
”انترہ“

خود ٹھاٹھ ہے خود ہی سرگرم ہے
جھن جھن پل پل دم ہے
تہا تہا پھیلا پھیلا
روشن روشن دھنلا دھنلا

کٹ

سین 18 ان ڈور دن

(ٹیلی دیش کی دکان میں ٹیلی دیش لگا ہے۔ دو ایک گاہک کھڑے ہیں۔ ٹیلی دیش میں
ستارہ آتی ہے۔)

آواز

خود چندرا ہے خود ہلا ہے
یہ ساز نہیں آواز نہیں

کٹ

(وہیں شوڈیو میں آتے ہیں ستارہ سامعین کے سامنے بیٹھی دوسرا انتہا اٹھاتی ہے۔)
”انتہا“

دھا دھن دھن دھا، دھا دھن دھن دھا
کوئی بندش کوئی تال کہے
سب گانک درپن میں الجھے
کوئی اندر کا بھی حال کہے
بیتے یوں لکنے سال کہے

کٹ

سین 19 ان ڈور دن

(اب ہم ایک ٹرین شاٹ پر آتے ہیں۔ عاصم ٹرین میں سفر کر رہا ہے۔ اس کی آنکھیں گلی ہوئی ہے اور وہ کھڑکی کے ساتھ سر لگائے بے سدھ سورہا ہے۔ اس کے پاس ہی ایک اور سافر ہے جو اسے دیکھتا ہے۔ پھر پچکے سے اس کی قیفیں کی پاکٹ سے بندہ نکالتا ہے۔ ساتھ ہی پاسپورٹ بھی نکالتا ہے۔ وہ پاسپورٹ کو سیٹ پر رکھتا ہے۔ پھر عاصم کی طرف دیکھتا ہے اور سیٹ سے کھک کر آگے چلا جاتا ہے۔ اتنی دیر میں گازی شیشناں پر رکتی ہے۔ اور وہ نیچے اتر جاتا ہے۔ جس وقت ستارہ یہ مصرع گاتی ہے کوئی اندر کا بھی حال کہے تو ہم عاصم پر آتے ہیں۔ گیت جاری رہتا ہے۔ گازی چلتی رہتی ہے۔ اور چور بونہ چ اکر چلا جاتا ہے۔)

گیت

کیوں پردے میں تن مala ہے
یہ ساز نہیں آواز نہیں
یہ من دنیا کا جھالا ہے
اس کا ہر روپ نزاں ہے
یہ ساز نہیں آواز نہیں

کٹ

سین 20 ان ڈور دن

(ستارہ اپے کمرے میں وہ فون کر رہی ہے۔)

ستارہ: ہیلو۔ غوری صاحب۔ افتخار نہیں آئے ابھی۔ اچھا اچھا شو نگ Delay ہو گئی ہے۔ اتنی دیر تو انہوں نے کبھی نہیں کی۔

(اب اندر والے غسل خانے والی سائینڈ سے عاصم منہ تو لیے سے پوچھتا ہوا بہر آتا ہے۔)

عاصم: بہت بہت شکر یہ باتی جیو۔ جیتی رہو۔

ستارہ: عاصم۔ یہاں میرے پاس آکر بیٹھو۔

عاصم: بس باتی آپ مجھے جانے دیں۔

ستارہ: ہرگز نہیں۔ اب میں تمہیں کیسے جانے دو گئی بیٹھو فور اور کبھی نہ جاؤ۔ (عاصم بیٹھتا ہے۔) کیا پوچھے؟

عاصم: کچھ نہیں باتی کچھ نہیں۔

ستارہ: ابھی تک ان پیسوں کا غم کر رہے ہو چلودفع کرو۔ تمہاری جان پر سے دارے۔

عاصم: ہم ہیرا پھیریاں بہت کرتے ہیں۔ باتی لیکن ہماری پوری نہیں پڑتی پتہ نہیں کیا وجہ ہے یہی فیروز بھائی کا حال تھا۔

ستارہ: کتنا روپیہ تھا اس میں؟

عاصم: پانچ ہزار۔

ستارہ: پانچ ہزار اتنے سارے پیسے۔

عاصم: اور یہ چادر بھی ابھی نے میرے کندھے پر خواہ مخواہ ڈال دی ہے۔ اس کے بوجھ تلے میں، میں کوئی ڈرامہ بھی نہیں کھیل سکتا۔

ستارہ: میرے ساتھ تمہیں ڈرامہ کھیلنے کی کیا ضرورت ہے عاصم؟

عاصم: میں آپ کو سب کچھ سچ بناوں گا باتی۔ پہلے زمانے کی طرح نہیں کہ ایک کار کی چابی لئی ہوتی تھی تو سوسو جھوٹ بولا کرتا تھا۔

ستارہ: تم اب بھی جھوٹ بولو۔ بسم اللہ تمہارا ہر جھوٹ میرے لیے سچ ہے۔

عاصم: میں میں جب میرا بُوہ چوری ہوا تو مجھے سمجھ نہیں آئی تھی کہ میں کیا کروں۔

کدھر جاؤں؟ میں تھوڑی دیر کے لیے پاگل سا ہو گیا تھا۔

ستارہ: پولیس میں پرچہ کرنا تھا۔

عاصم: آپا کا زیور چرا کریہاں تک پہنچا ہوں باجی۔

ستارہ: آپا کا زیور۔ میرے اللہ۔ وہ بیچاری کیا کرے گی اب۔ میاں جی تو معاف کرنے والے نہیں۔

عاصم: دیکھتے میں نے آپ کو بڑی مشکل سے تلاش کیا ہے۔ ریڈ یو شیشن، ٹیلی ویژن شیشن، سٹوڈیو کہاں کہاں نہیں گیا میں۔

ستارہ: بات کیا ہے عاصم۔

عاصم: میں جھوٹ سے پانچ ہزار حاصل کر سکتا تھا آپ سے لیکن..... لیکن اس چادر نے مجھے مردا دیا۔ باجی آپ مجھے پانچ ہزار دے سکتی ہیں۔ میرا سیدھا سا سوال ہے۔ (ہاتھ پھیلا کر) فقیر کا سوال۔

ستارہ: اس وقت۔

عاصم: ابھی اسی وقت میں شام کی فلاٹ سے کراچی جا رہا ہوں۔ وہاں سے کویت میرے پاس وقت کم ہے۔

(اپنا بُوہ کھوتی ہے۔)

ستارہ: یہ آج ہی مجھے ایڈانس ملے تھے۔ گن لے پورے پانچ ہزار ہیں۔

عاصم: اور اب خدا حافظ (رک کر) جب خدا نے میرا ہاتھ کھول دیا باجی تو خدا قسم میں آپ کی اور آپا کی پائی پائی لوٹا دوں گا۔

ستارہ: الحق! کبھی کسی بہن نے بھی بھائی کے ساتھ حساب کیا ہے؟ ادھر آ۔

(عاصم و اپس آتا ہے ستارہ پیدا سے اس کا چرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیتی ہے ۷-۸-۹)

ستارہ: اول تو یہ نہ سوچا تھا کہ کبھی تو مل جائے گا اور اگر مل ہی گیا تھا تو اتنی جلدی پچھر نے کی شرط کیوں لگادی میرے خدا نے۔ میری بھی عجیب قسمت ہے

عاصم: میں ملتی بعد میں ہوں اور پچھر پہلے جاتی ہوں۔

(عاصم ستارہ کا ماتھا چوٹ ملتا ہے۔ پھر چلا جاتا ہے۔ ستارہ چیرے پر دونوں ہاتھ رکھ کر دنے لگتی ہے۔ کیمرہ اس سے ہو کر کھلے بونہ پر آتا ہے۔)

کٹ

(1) افتخار تیزی سے کار چلا رہا ہے۔ (میوزک)

کٹ

(2) عاشی فون ملا کر باتیں کرتی ہے۔ (میوزک)

کٹ

(3) آپ جی اپنے کمرے میں سامان اٹ پلٹ کر دیکھ رہی ہیں اور رو رہی ہیں۔

کٹ

سین 21 ان ڈور دن

(سارے ملازم میٹھے ہیں۔ مالی عین چوکھت میں بیٹھا چھوٹی سی چلمپی رہا ہے۔ وہ وہ بن جبلہ دھوپیوں والی اسٹری کے ساتھ کپڑے اسٹری کر رہی ہے۔ چوکیدار سیٹ سے باہر ہے۔ اور کھڑکی میں بازور کھے باتیں کر رہا ہے۔ خانسماں اندر بیٹھا خربوزے کاٹ رہا ہے۔ بیرا صاحب کے جوتے پاش کرنے میں مشغول ہے۔ جمداد رانی دروازے سے باہرستون کے ساتھ گلی میٹھی ہے۔

مالی: بینڈ تو اللہ قسم میں لاوں گا۔ بادشاہ کا بینڈ تو تو تو تارا تارا۔ ساری دنیا دیکھتی رہ جائے گی۔ ایسا بینڈ بے گا تو تو تو تارا تارا۔

خانسماں: تو ما لگتا ہے صاحب کا بینڈ میں لاوں گا۔ ملٹری کا بینڈ اوھر کھانا ہو گا اوھر دلہن اترے گی۔ ملٹری بینڈ چادرے گا تھلکے۔ ملٹری بینڈ لاوں گا میں جیوے جیوے جیوے پاکستان۔

جميله: دلہن کہاں سے آئے گی۔ پاس والی کو بھی سے پتہ نہیں پیدل آجائے۔
چوکیدار: ہے ناعور توں کی مت.....

مالی: مہندی کی رات جشن ہو گا۔ میں اپنی ساری پونچی پھونک دونگا قوالی..... ساری
رات..... پیا گھر آیا۔ میرا پیا گھر آیا۔

بیرا: کل کتنی پونچی ہے تیرے پاس چاچا۔

مالی: تو بوث صاف کر صاحب کے بدجنت man Lights بن نہیں سکا کیا پولیس
افری کی طرح پوچھتا ہے۔ بہت ہے بہت ہے میرے پاس خوشی منانے کے لیے۔
خانماں: کیوں آخر۔

چوکیدار: بندوق میری مانگ لینا۔ صاف کر کے دونگا۔

خانماں: خبردار جو تو صاحب کا بزرگ بنا پنی طرف سے خبردار جو تو نے عمر کا فائدہ اٹھایا۔

مالی: انہوں نے خود کہا ہے کہ وہ مجھے اپنے ساتھ بھائیں گے کار میں۔

جميله: ارے تم سب منہ دیکھتے رہ جاؤ گے..... دلہن تو آپا جی کو میں بناؤں گی۔ ہاتھوں میں
مہندی..... ہو نتوں پر مسی لمبی چوٹی بل بل پر پھول.....

بیرا: تیرا بھی شوق ہی رہ جائے گا۔ جب بکسی اٹھا کروہ سجانے والی میم آئے گی پانچ سو
 روپیہ لینے والی۔ بل بل چوٹی۔ جوڑا کریں گے آپا جی اماں تجوے کے ٹوکرے جتنا۔

چوکیدار: لڑومت ہماری بات سنوا دھر..... آوا دھر یار او دھر آؤ۔ لڑومت ایک ترکیب
بناؤں او دھر آؤ۔

(سب اس کی طرف جاتے ہیں۔)

کٹ

مکن 23 انڈور شام

تارہ کے کمرے میں سکندر بیٹھا ہے۔ اور سگر بیٹ پر رہا ہے۔)
شاید میں دوبارہ تمہارے گھرنے آسکوں تارہ۔

میں جانتی ہوں سکندر۔ تمہیں ایسی کوئی مجبوری نہیں۔

ستارہ: سکندر ہمیں پھرznے سے پہلے ساری کزوی کیلی باتیں بھلا دینی چاہیے۔

ستارہ: جی اچھا۔

ستارہ: تم بدلتے گئی ہو۔

ستارہ: کیسے؟

ستارہ: بہت خاموش ہو۔

ستارہ: پہلے میں بولتی تھی سکندر تو میں صحیح تھی کہ تم اور میں ایک ہی Wave length

پر ہیں۔ مجھے لگتا تھا کہ ہو سکتا ہے کوئی اور میری بات نہ سمجھ سکے لیکن تم ضرور صحیح ہو۔ پھر..... پھر ہپتال میں مجھے پریے بھید کھایکدم اچانک کہ باتوں کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ نہ کسی سے کی ہوئی باتوں کا۔ نہ اپنے سے دوہرائی گئی باتوں کا۔

ستارہ: (آنکھیں بند کر کے) کاش میں تم پر کوئی احسان ہی کر سکتی۔ کوئی ایسی مہربانی جس

کے بدلتے میں تم مجھے یاد رکھ سکتے۔ کاش تم ڈوب رہے ہوتے اور میں.....

ستارہ: میں ڈوب رہا ہوں۔ ہر طرح سے۔ یہ لمبی کہانی ہے۔ میری کشتمی میں بہت سوراخ

ہو گئے ہیں۔ اور سب سے بڑا سوراخ عاشی ہے۔

ستارہ: کیا نام ہے عاشی..... عاشی کتنا ملتا ہے سکندر۔

ستارہ: وہ کسی گرتے انسان کے ساتھ اپنی زندگی بسر نہیں کرے گی میں جانتا ہوں۔

ستارہ: کیا نام ہے، عاشی! آکاش سے ملتا جلتا اوچا ہی اوچا ستارہ کی طرح بلندیوں سے

گرنے والا نہیں۔

ستارہ: میں اس کی خاطر اپنے Career کی حفاظت کرنا چاہتا ہوں۔ کچھ عرصہ پہلے

میں خود Ambitious ہو۔ لیکن پتہ نہیں چوٹی پر پہنچ کر..... اب میں خودوپا

نہیں رہا۔

ستارہ: میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا سکندر..... یاد ہے میں نے کہا تھا۔ تم خود دولت اور

شہرت سے سیر ہو جاؤ گے۔

ستارہ: یہ بھی جھوٹ ہے کہ میں ان چیزوں سے سیر ہو گیا ہوں۔ بس..... لمبی کہانی ہے۔

ستارہ: دولت اور شہرت سے میں کبھی سیر نہیں ہو سکتا..... پتہ نہیں کیا بات ہے۔
سکندر: بولتے جاؤ۔ آہستہ آہستہ چپنہ کرو سکندر۔

ستارہ: میں آپ سے ایک Request کرنا چاہتا ہوں آپ کو میں طلاق دے دوں گا
سکندر: لیکن ایک شرط پر۔
(دکھ سے)

ستارہ: کتنی آسانی سے تم طلاق کا لفظ استعمال کر لیتے ہو اپنی گفتگو میں۔
سکندر: آپ آئندہ نہیں گائیں گی۔ یہ میری شرط ہے۔
ستارہ: سکندر۔

سکندر: آپ کو افخار سے شادی کرنے کا موقع ملے گا لیکن میرا Career جاہ کرنے کی آزادی نہیں ہو گی۔ میں جانتا ہوں وہ مجھے ختم کرنے کے لیے آپ کو استعمال کرے گا۔ وہ مجھے دو کوڑی کا کر کے رہے گا۔

ستارہ: وہ ایسا نہیں ہے۔ تم اسے نہیں جانتے۔
سکندر: طلاق چاہیے آپ کو؟

ستارہ: تم مجھے طلاق دینا چاہتے ہو بولو؟ بولو سکندر.....
سکندر: میں صرف اس قدر اچھا ہوں کہ آپ کی وجہ سے میری مارکیٹ کم نہ ہو۔ مجھے صرف اس قدر معلوم ہے کہ آپ کی وجہ سے میں تباہ ہو سکتا ہوں۔

ستارہ: یہ بڑی مشکل بات ہے سکندر۔ افخار مجھے..... دیکھو اگر میں اس کی منکوحہ ہوئی اور اس نے مجھے گانے پر مجبور کیا تو سوچو سکندر (ہاتھ جوڑ کر) تم مجھے واپس لے جاؤ سکندر پھر ساری عمر تالا لگا کر رکھنا مجھے..... کسی کو نے میں ڈال دینا میں کبھی نہیں گاؤں گی سکندر۔

سکندر: میں مجبور ہوں ستارہ۔

ستارہ: ہاں یہ تو میں نے سوچا ہی نہ تھا۔ تم بھی میری طرح مجبور ہو کسی اور کے ہاتھوں۔
سکندر: تم کو افخار سے محبت ہے؟
ستارہ: مجھ پر اس کے بہت سارے احسانات ہیں۔

سکندر: اور ان کے بد لے میں تم میری Request نہیں مان سکتیں۔

ستارہ: میرا وعدہ ہے سکندر..... تم سے اس سکندر سے جو میری کار کے سامنے آگرا

تھا..... جس کا خیال میرے دل میں ہر رات روند کر نکلا کرتا تھا جیسے چیتا پچھل

رات جنگلوں میں نکلتا ہے۔ وعدہ ہے میرا..... تم سے میں اب کبھی نہیں گاؤں

گی۔ چاہے مجھے یہ دیس ہی کیوں نہ چھوڑنا پڑے یہ شہر یہ گھر۔

(ستارہ کری میں نٹھال گرتی ہے۔ سکندر جاتا ہے چند سینڈ بعد۔)

کٹ

(افتخار تیز کار چلا رہا ہے۔)

کٹ

میں 23 ان ڈور دن

(ستارہ بیٹھی خط لکھ رہی ہے۔ اس کی اپنی آواز اس خط پر سوپا پوز کجھنے۔)

ستارہ آواز: افتخار..... میں تم سے شادی نہیں کر سکتی اور لیکن..... تم سے جھوٹ بھی نہیں

بول سکتی میں سکندر کی ہوں۔ اور جب تک میں اس کی ہوں میں تمہاری کوئی بات

نمان سکوں گی۔ اس لیے میں جا رہی ہوں میری تلاش نہ کرنا۔ جب بھی میں آئی

میں اپنی مرضی سے آؤں گی۔

(خط بند کرتی ہے۔)

کٹ

(دھو بن ستارہ کے کمرے میں ہے اور پر سے خانسماں آتا ہے۔)

خانسماں: یہ خط و کیل صاحب دے گئے ہیں اس میں وصیت ہے صاحب کی وکیل صاحب کہتے تھے دھیان سے رکھیں اور صاحب کے ہاتھ دیں۔

جلیلہ: دشمنوں کی وصیت ہو۔ خواہ مخواہ وصیت۔

خانسماں: وکیل صاحب کہ گئے ہیں سنپھال کر رکھنا اور یہ دوسرا خط ستارہ بی بی دیکر گئی ہیں۔
یہ بھی احتیاط سے دینا صاحب کو۔

جلیلہ: اب خط و کتابت شروع ہو گئی۔

(اس وقت فون کی گھٹتی بھتی ہے۔ جیلہ اٹھتی ہے۔)

جلیلہ: ہیلو۔ جی ستارہ بی بی کی کوئی بھتی ہے بی بی آپ فرمائیں جی۔ میں ان ہی کے پاس رہتی ہوں۔
(اس وقت کیسرہ اس کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے دونوں خطوں پر آتا ہے۔)

کٹ

ان ڈور دن کا وقت

(عاشقی کا بیدر روم)

عاشقی: دیکھتے فون بند نہ کریں..... بڑی مشکل سے فون ملا ہے جی۔ آپ ستارہ صاحبہ کو بلا دیں پلیز۔ باہر گئی ہیں۔ (کچھ رک کر) دیکھتے ایک بڑی خبر ہے۔ بڑی خبر جس وقت وہ واپس آئیں تو..... تو انہیں Inform کر دیں آرام سے کہ وہ فوراً ہسپتال پہنچ جائیں افخار صاحب Accident ہو گیا ہے۔ جی..... جی ان کی حالت اچھی نہیں ہے۔ وہ قریباً اختتم ہو چکے ہیں۔ بہت اصرار کر رہے ہیں آپ ستارہ کو بتا دیں..... پلیز جب بھی وہ گھر آئیں آپ کیا لگتی ہیں جی ستارہ بی بی کی.....؟
(اب عاشقی کی آنکھوں سے جھرنے کی طرح آنسو نکلتے ہیں۔ وہ فون رکھ کر آنکھیں بند کرتی ہے کیسرہ اس کے چہرے پر قیام کرتا ہے۔ اسی چہرے پر نیلپ آتے ہیں)

قسط نمبر 12

کردار

سکندر

عاشی

ابا

آپا جی

منتظر

جیلہ دھوبن

چوکیدار

خانماں

مالی

مالی کی لڑکی

ڈائنس ماسٹر

ڈائریکٹر

لامبیٹ میں

قیرا

اور نواز: خوبصورت دراز قد نوجوان ایکٹر

(جہاں سے عاشی کافون شروع ہوتا ہے وہاں سے قطع 12 شروع ہے۔ وہ افتخار کی موت کے متعلق بتاتی ہے اور وہ ناشرد عکس کر دیتی ہے۔)

کٹ

میں 1 ان ڈور دن

(سیر ہیاں..... جیلہ سیر ہیوں پر بیٹھی ہے اس کے ہاتھ میں دونوں خط موجود ہیں اور اس کی آنکھوں سے جھرنے کی طرح آنسو بہ رہے ہیں۔)

کٹ

میں 2 ان ڈور دن

(افتخار کا کمرہ..... سیر اینگر پر افتخار کا سوت لے کر داخل ہوتا ہے۔ وہ الماری میں سوت نانگا ہے۔ ڈرائی کلیز کی پرچی وہ ڈرائی نگ نیبل کی دراز میں رکھتا ہے۔ یہاں اس کی نظر افتخار کی تصویر پر پڑتی ہے۔ وہ تصویر اٹھاتا ہے اور اسے سینے سے لگا کر پھوٹ کر روتا ہے۔

کٹ

میں 3 ان ڈور دن

(ایک متوسط گھرانے کا کمرہ..... یہ گھرانہ پہلے اس سیر زمیں نہیں آیا اس میں دو بہنیں ہیں ایک عمر سولہ یا تیس برس ایک چھوٹی عمر دس برس۔ تیسری کزن ہے جو بڑی لڑکی کی ہم عمر

ہے۔ بڑی دونوں لڑکیاں ایک فلمی رسالہ دیکھ رہی ہیں اور چار پائی پر بیٹھی ہیں جو چھوٹی بڑی کچھ فاصلے پر بیٹھی ایک کتاب پڑھ رہی ہے۔ پہلے کسہرہ بڑی لڑکیوں کی پشت سے رسالہ دکھاتا ہے۔ اس میں انفخار کی بڑی سی تصویر ہے۔ ساتھ ہی سرخی لگتی ہے۔)

”جادے کا شکار“

آسیہ: شراب پی رکھی ہو گی۔ ایک تو یہ ایکثر لوگ پینتے بھی بہت ہیں۔

فری: (کزن) ہائے تمہیں نہیں پتہ اس سویٹ آدمی نے تو کبھی شراب کو ہاتھ بھی لگای تھا۔ دیکھو زور الگتا ہے یہ پیتا ہو گا کبھی؟

آسیہ: پھر حادثہ کیسے ہوا ایسے تو نہیں نا حادثے ہو جاتے ایسیں؟

فری: کوئی غم ہو گا پر یہانی ہو گی۔

آسیہ: اسی میل کی سپیڈ پر کار چلا رہا تھا۔ غم تھا اسے۔ ان لوگوں کو کوئی غم نہیں ہوتا۔ عیش کرتے ہیں عیش۔ کار میں ریس۔ ہائی لائف.....

تمہینہ: (چھوٹی لڑکی): باجی میں پڑھ رہی ہوں آپ اپنے فلمی ہیر و کو بعد میں ڈس کریں۔

آسیہ: اچھا اچھا۔ کہیں اور جا کر تجھ سے پڑھا نہیں جاتا۔

فری: خدا قسم کتنا ہید سم آدمی ہے۔ دیکھ تو کتنا یہک مر گیا ہے نا؟

آسیہ: ٹھیک ہے۔ مجھے تو زیادہ ستارہ کا فوس ہے۔

فری: اس کے لیے افسوس کرنے کی کیا ضرورت ہے خواہ مخواہ چپ و من۔

آسیہ: میں سوچتی ہوں..... فری جب اس نے سنا ہو گا انفخار کا حادثہ ہو گیا ہے تو وہ پانی میں ڈوب مری ہو گی۔ دیکھ لینا کسی دن اس کی بھی لاش ملے گی۔

فری: ان عورتوں کو ہماری طرح کے عشق نہیں ہوتے ان کے تین تین چار چار عاشق ہوتے ہیں بیک وقت۔

آمنہ: باجی..... پلیز..... میں پڑھ رہی ہوں۔

آسیہ: تم کہیں اور جاؤ۔

تمہینہ: ادھر دادی اماں مہندی دسمہ لگوارہ ہی ہیں۔

آسیہ: کتنا رومانٹک انجمام ہے دونوں کا۔ ایک حادثے میں مر گیا دوسرا لاپتہ، غالب

روپوش

فری: ستارہ جیسی عورت کتنی دیر روپوش رہے گی وہ اپنی نمائش کئے بغیر رہ ہی نہیں سکتی۔ آپکے کی پھر انڈسٹری میں۔ کسی روز۔

آسیہ: ہائے فری میں تو منت مانگی ہوں کہ واپس آجائے کتنی سویٹ آواز ہے، ہے نا۔
سداس تھ کارہنا بائے کیسے گاتی ہے۔

فری: سچ بات بھی ہم تو اس کی آواز سے تھک گئے۔ اچھا ہے اب فریش آوازیں آئیں گی آسیہ یہ ایکسر گلوکار سب Monopoly بنالیتے ہیں۔ گھنے نہیں دیتے کسی کو انڈسٹری میں۔

(اس وقت ایک چالیس پینتالیس برس کا آدمی جو کلرک صورت ہے داخل ہوتا ہے۔)
آدمی: کیا ہو رہا ہے بیٹھ۔

تمہنہ: میں پڑھ رہی ہوں ابادی اور یہ دونوں فلمی رسالے دیکھ رہی ہیں۔

آدمی: یہ بڑی بات ہے بیٹھ تم کو کیا ملتا ہے فلمی رسالوں سے۔ دکھاؤ کون سار رسالہ دیکھ رہی تھیں۔ دکھاؤ۔ دکھاؤ آسیہ۔

آسیہ: (فلمی رسالہ باپ کو دیتی ہے باپ کھوتا ہے) بس ذرا اکی ذرا فریش ہونے کے لیے دیکھا تھا ابوجی۔

(باپ رسالہ کھوتا ہے یکدم افتخار کی تصویر آتی ہے کبھرہ پشت سے دوبارہ افتخار کی تصویر دکھاتا ہے۔)

آدمی: ارے یہ کب مر؟ یہ تو غصب کا ایکسر تھا بھی۔ کیا کام کیا تھا اس نے ”خون اور ریت“ میں۔ کب مر ایہ؟ کیوں آسیہ؟

کٹ

میں 3 ان ڈور دن

(عاشر اور سکندر دونوں قالیں پر جیٹھے ہیں۔ عاشی کے ہاتھ میں ایک سکرپٹ ہے جسے وہ یاد

کر رہی ہے۔)

عاشی: (سکرپٹ سکندر کے آگے کر کے) یہ کیا لفظ ہے سکندر۔

سکندر: مراقبہ۔ (قریباً یہاں ہوا ہے آنکھیں نیم بند ہیں)

عاشی: کیا؟

سکندر: مراقبہ۔

عاشی: کچھ لکھنے والوں کو کتنے مشکل لفظ لکھنے کی عادت ہوتی ہے۔ (اب وہ پر یکٹھ کرنے کے انداز میں پہلے سلام کرتی ہے سر پر دو پسہ لیتی ہے اور سکرپٹ سے پڑھ کر ڈائیلاگ بولتی ہے) اب حضور اس طرح مراقبے میں جانے سے مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ آپ کو مرحوم امی کی جان کی قسم ہمیں بھی بتائیے کہ آپ کو کیا پریشانی ہے۔ (سکندر سے) مراقبے کے کیا مطلب ہیں سکندر۔

سکندر: گیان دھیان، غور و فکر۔ تمہارے لیے یہ لفظ ایجاد نہیں ہوا۔

عاشی: (بہت لمبا) اچھا۔

سکندر: کیا پڑھ رہی ہو۔

عاشی: حیدر علی کا سکرپٹ۔ تم آج ضرور آنا سیٹ پر۔ سکندر براخوبصورت سیٹ لگا ہے میرا روں بڑا پیارا ہے آنا سکندر.....

سکندر: (لمبا) اچھا.....

(عاشی سکرپٹ دیکھتی ہے سکندر لمبی آہ بھرتا ہے پھر ایش ٹرے میں سگریٹ بجاتا ہے۔)

عاشی: چلے گئے مراقبے میں؟

سکندر: ہاں۔

عاشی: تم اسے یاد کر رہے ہو۔

سکندر: جس طرح تم سمجھتی ہو ویسے نہیں۔

عاشی: پھر کیسے؟

(پاس ہی عاشی کا سلپر پڑا ہے سکندر سلپر ہاتھ میں اٹھاتا ہے اسے پیارے چھکتا ہے اور کہا ہے۔)